ملفوظاتِ مہریہ

فَبَشِّرۡ عِبَادِ الَّذِيۡنَ يَسۡتَمِعُوۡنَ الۡقَوۡلَ فَيَتَّبِعُوۡنَ اَحۡسَنَهٗ

میرے اُن بندوں کو خوش خبری سُنادو جو بات سُن کر بہتر کی پیروی کرتے ہیں

مقالاتِ مرضیّہ

اَلْمَعْرُوْفُ بِہٖ

ملفُوظاتِ مہریہ قدس اللہ سرہ العزیز

یعنی حضرت عالم ربانی عارفِ لاثانی سیدنا و مولانا

قبلۂ عالم خواجہ سیّد پیر مہر علی شاہ صاحب قدس سرہٗ حسنی گیلانی کے ملفوظات مُبارکہ

بایمأ

حضرت سیّد پیر غُلام محی الدّین شاہ صاحب قدس سرہٗ

باِہتمام

جناب سیّد پیر غلام مُعین الدّین شاہ صاحب و سیّد پیر شاہ عبدالحق شاہ صاحب مدظلہُما العالی

بار ——— چہار ۱

تعداد ——— چار ہزار

مقامِ اشاعت ——— گولڑہ شریف۔ ضلع اسلام آباد

مطبع ——— پاکستان انٹرنیشنل پرنٹرز لمیٹڈ لاہور

فون: ۶۸۱۴۳۳۹، ۶۸۶۴۱۶۴، ۶۸۶۵۰۱۰

کاتب ——— مُنشی خُوشی محمّد ناصر قادری خُوش رقم

صَفرُ المُظفّر ۱۴۱۸ھ مُطابق جون ۱۹۹۷ء

ہدیہ ——— ۶۵ روپے

جواز کا ذکر کیا جو موضع چکڑالی میں ایک ایسے واقعہ کے بعد بعض عُلماء نے دیا تھا۔ اور خدشہ ظاہر کیا کہ ایسے فتاویٰ سے دُنیا میں طُوفانِ بے ادبی پیدا ہوگا۔ حضورؒ نے سلام کا جواب دینے کے بعد فرمایا کہ ایسے گُستاخ اور بے ادب ہمارے پاس آنے کا حوصلہ نہیں رکھتے۔ جو لوگ عترتِ نبوتؐ سے بے ادبی کرتے ہیں وُہ ازلی بدبخت ہیں۔ نہ وُہ ہمارے پاس آتے ہیں اور نہ ہی ہم اُنہیں دیکھنا چاہتے ہیں۔ ہمارے مفتی صاحبان بھی عجیب ہیں۔ اگر کوئی لفظ عالم کو بصیغۂ تصغیر عُوَیلم پڑھ دے یا علماء کے جُوتوں کی توہین کر دے تو ایسا کرنے پر تو وُہ فوراً کُفر کا فتوےٰ صادر کر دیتے ہیں مگر سفینۂ محمّدی کی بے حُرمتی کرنے والے کو وُہ کچھ نہیں کہتے۔ حالانکہ عطا کا شرف بوصفِ علم کے ہے جو ذاتی نہیں اور بغیر عمل کے جس کی کوئی وقعت نہیں۔ اس کے برعکس اہلِ بیتِ نبی علیہ السّلام کا شرف ذاتی ہے جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی طرف اِنتساب کی وجہ سے اُنہیں موہُوب ہوًا۔ مترجم کہتا ہے کہ حضرتؒ کے اِس ملفُوظ کا مطلب یہ ہے کہ اُمّتی کے ایک سیّدہ کے ساتھ رشتۂ اِزدواج میں منسلک ہو جانے کے بعد اُن آداب کا ملحُوظ رکھنا مُشکل ہو جاتا ہے جو اہلِ بیّتِ کرام کے لیے ضروری ہیں۔ لہٰذا اِس رشتہ کا اقدام کرنا محلِ خطر ہے۔

ملفُوظ - ۱۸۲

فرمایا "راولپنڈی کے غیر مقلّدین اِن دنوں اہلِ سُنّت کے ساتھ مقابلہ کے لیے چندہ فراہم کرنے کے درپے ہیں۔ اُنہوں نے اِس مقصد کے لیے ضلع ہزارہ کے ہمارے ہم مشرب بھائیوں کی طرف بھی خط لکھّے ہیں۔ ایک ایسا خط میری نظر سے بھی گزرا۔ جس میں لکھا تھا کہ ہمارا مقابلہ گروہِ مُرتدین و مُلحدین (اہلِ سُنّت والجماعت) سے ہے۔ ہماری اِمداد اور فریادرسی کریں۔ راولپنڈی کے بعض ہندوستانی لوگ جو اُن کے غلط پراپیگنڈا کے چکّر میں آ گئے تھے۔ اِمتحان اور تجربہ کے لیے یہاں (گولڑہ شریف) آئے۔ یہاں کا حال دیکھنے اور باتیں سُننے کے بعد بہت نادم اور عذر خواہ ہُوئے کہ ہم ایسی مجالس سے بیزار ہیں جن میں بدگوئی کی جائے اور گالی گلوچ و تکفیر سے مومن کی آبرُو کا لحاظ نہ کیا جائے۔ ہم نے یہاں آکر جو کچھ دیکھا وُہ اُس کے بالکل برعکس تھا جو ہم نے سُنا تھا۔ میں نے کہا کہ مجھے تمہارے راہنماؤں کے ساتھ کوئی ذاتی عداوت نہیں ہے۔ ہمارے مذہب میں تو سب کا اصل ایک ہی ہے کہ وحدتِ ذاتیہ ہے۔ پھر فرمایا کہ مجھے ایسے لوگوں کی حالت پر رحم آتا ہے جو اپنی سادہ لوحی، کمیٔ علم اور مجالس اہلِ سنّت والجماعت میں حاضر نہ ہونے کی وجہ سے اِس ورطہ میں پھنس جاتے ہیں۔ وُہ مخالفین کی مجالس میں بھی جب پے در پے قال اللہ و قال الرسُولؐ سُنتے ہیں تو حضُور علیہ السّلام کے نام پر قربان ہوتے ہیں۔ وُہ بے چارے یہ نہیں جانتے کہ یہ لوگ جال ڈالنے والے ہیں۔ جو غرض برارئ فاسد اور شرکِ خفی کی کمین گاہوں میں چھُپے بیٹھے ہیں۔ اور اُن کا اصل مقصد انہیں پھانسنا ہے۔ حضُورؐ سراپا نُور جو ملّتِ بیضاء کے لیے مبعُوث ہُوئے تھے آپؐ کی دعوت و تذکیر کا یہ طریقہ ہرگز نہیں تھا۔" مترجم کہتا ہے کہ حضرت قبلۂ عالمؒ کے اِس مختصر ارشاد کے بعد جامع ملفُوظات رحمۃ اللہ علیہ نے غیر مقلّدین کے متعلق بہت کچھ تحریر فرمایا ہے کیونکہ اُس زمانے میں بھی مقلّدین اور غیر مقلّدین میں ایسے ہی جھگڑے شروع تھے جیسے آج اِس دَور میں چل رہے ہیں۔ خود مقلّدین کی مختلف جماعتوں میں بھی یہ سِلسلہ شروع ہے۔ کہیں "علمِ غیب" کے جھگڑے ہیں اور کہیں "نُور و بشر" وغیرہ کا مسئلہ ہے۔ افسوس کہ اپنی تو خبر نہیں لیکن انبیاء علیہمُ السّلام اور اُن کے کاملین اَتباع کے کمالات تولنے کے لیے ہر نیم مُلّا بر سرِ میدان اکھاڑے کا پہلوان بنا ہوًا ہے ؎

گر ہمیں مکتب و ہمیں مُلّا — کارِ طفلاں تمام خواہد شُد